Regd. No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱؍

یوم: جمعہ ★ ۱۸؍ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴	۱۰؍ احسان ۱۳۳۴ ہش ★ ۱۰؍ جون ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۳۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے

ربوہ ۹؍ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق زیورچ سے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے جو تار ارسال کی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے :۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۷؍ جون بوقت گیارہ بجے شب

"حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے
مشتاق احمد باجوہ، پرائیویٹ سیکرٹری"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں صدیوں بعد تبلیغ اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے

احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو خدمت اسلام کیلئے پیش کریں

مبلغین اسلام کی استقبالیہ تقریب میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۹؍ جون۔ کل شام یہاں وکالت تبشیر کی طرف سے مبلغ گولڈ کوسٹ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور مبلغ ماریشس مکرم حافظ بشیر الدین صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اسلام کے یہ دونوں مجاہد بیرونی ممالک میں چار سال تک تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس آئے ہیں۔ اس مبارک تقریب کے موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں تیرہ سو سال بعد تبلیغ اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ اسلئے احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آگے آکر عالمی تبلیغ کے میدان میں قرن اول کی شاندار روایات کو ایک بار پھر زندہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا قرن اول کی طرح اس دور کی خصوصیت بھی یہی ہے کہ اطراف و جوانب عالم میں تبلیغ اسلام کی بنیاد ایک مرکزی تنظیم کے تحت ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اسلام کی اشاعت تلوار کی اعانت سے یکسر بے نیاز ہے۔ اسلام پہلے بھی مبلغین کرام کی مجاہدانہ کوششوں کی بدولت دنیا میں پھیلا تھا اور آئندہ بھی اسلام اس حال میں کہ مسلمانوں کو دنیا میں کوئی سیاسی تفوق حاصل نہیں محض تسخیر قلوب کے ذریعہ دنیا میں غلبہ حاصل کریگا۔

تقریب کا آغاز

استقبالیہ تقریب کا آغاز مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت نے کی۔ بعدہ قائم مقام وکیل التبشیر چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے ایک مختصر سی تقریر میں مبلغ گولڈ کوسٹ اور مبلغ ماریشس کو ان کی کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہا اور ان کو اس خوش بختی پر مبارکباد دی کہ انہیں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں مختلف اقوام تک پیغام حق پہنچانے کی سعادت ملی ہے

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ اسلام

مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم نے استقبالیہ تقریب کے انعقاد پر وکالت تبشیر اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد تمام پاکستانی احمدیوں کو گولڈ کوسٹ کے احمدی بھائیوں کی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچایا اور پھر

(باقی ص ۸ پر)

مغربی جرمنی کی طرف سے روسی تجویز کا خیر مقدم

بون ۸؍ جون۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے روس کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے کہ روس اور مغربی جرمنی کے درمیان سفارتی، تجارتی، اور ثقافتی تعلقات قائم ہونے چاہئیں۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے روسی مراسلے پر جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس توقع کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ عنقریب دونوں ملکوں کے نمائندوں میں ملاقات ہوگی تاکہ اس بارے میں ابتدائی امور کا تصفیہ ہو سکے۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈینائر نے کل بون میں کہا شاید میں مغربی طاقتوں کے سربراہوں سے مشورے کے بعد روس کی دعوت قبول کر لوں اور ادھر واشنگٹن میں کل صدر آئزن ہاور نے اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر ایڈینائر روسی لیڈروں کے ساتھ بات چیت کے وقت جرمنی کے مفادات کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ایک آزاد مملکت کی حیثیت میں مغربی جرمنی کو خود یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ روس کی دعوت کو قبول کرے یا نہ کرے۔ انہوں نے مزید کہا میرا نظریہ یہ ہے کہ کمیونسٹ ممالک جب بھی غیر جانبدارانہ رویہ کا اظہار کریں۔ ہمیں اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ کل لندن میں برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ روس نے مغربی جرمنی کو سفارتی تعلقات بحال کرنے کے بارے میں جو مراسلہ بھیجا ہے تینوں مغربی طاقتوں برطانیہ امریکہ اور فرانس نے اس کے بارے میں باہم صلاح مشورہ شروع کر دیا ہے۔

ہے ۸۵ لاکھ روپے کم وصول ہوں گے۔ جو حکومت اپنے پاس سے ادا کرے گی۔ معاوضہ دینے کے لئے جائدادوں کی نوعیت کے مطابق شرح کا تعین بھی کر دیا گیا ہے۔ چھوٹے دعاوی کے لئے ۶۶ و ۶۶ اور بڑے دعاوی کے لئے ۱۱ ۱۱ کی حد مقرر کی گئی ہے۔

پولیس ٹریننگ سکول کی تعمیر

لاہور ۹ جون۔ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عبدالحمید خاں دستی نے کہا ہے کہ راولپنڈی کے قریب راول کے مقام پر پولیس ٹریننگ سکول قائم کرنے کے لئے حکومت بر فوری قدم اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا ہے کہ عمارت کے لئے زمین حاصل کر لی گئی ہے اور بہت جلد ہی تعمیر کا کام شروع ہو جائیگا

بھارت میں شرنارتھیوں کو معاوضہ دینے کی سکیم

نئی دہلی ۹؍ جون۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت کی وزارت بحالیات نے تارکان وطن کو معاوضہ دینے کی سکیم کو قطعی شکل دیدی ہے۔

وزارت مہاجرین کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ہندو اور سکھ مغربی پاکستان میں ایک ارب کی غیر منقولہ جائدادیں چھوڑ آئے ہیں۔ اور معاوضہ دینے کے لئے بھارت میں مسلمانوں کی چھوڑی ہوئی غیر منقولہ جائدادوں کی فروخت سے حکومت کو مقررہ اندازے سے ۳۲

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل۔ ربوہ
مورخہ ۱۰ جون ۱۹۵۵ء

شراب خوری

اگرچہ شراب کی بُرائیوں سے قدیم اقوام بھی نالاں رہی ہیں۔ لیکن سب سے پہلے ایک مذہبی اصول کی صورت میں اسلام نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور وہ بھی اس رنگ میں اور اس متانت سے کہ اس کے نتیجہ میں تیرہ سو سال سے ایشیا اور افریقہ اور جہاں کہیں مسلمان آباد ہیں، شراب خوری نہ صرف ایک مذموم فعل سمجھا جاتا ہے بلکہ تعداد انسان اس اُمّ الخبائث سے محفوظ رہے۔

آج بھی جبکہ مغربی اثر کے ماتحت اور اس سے پہلے عجمی اثر کے ماتحت بعض مسلمان دولت مند اور بعض جرائم پیشہ شراب پینا بُرا نہیں سمجھتے، مسلمانوں میں شراب خوری استثناء سے زیادہ درجہ نہیں رکھتی۔ اسی پاکستان میں جہاں ہم اخبارات میں آئے دن شراب خوری کی بہتات کے متعلق خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں ہمارا اندازہ ہے کہ کم از کم نوّے فی صدی مسلمان اس بدعادت سے مبرّا ہیں اور پچاس فی صدی تو یقیناً ایسے ہیں جن کے ذہن میں شراب پینے کا کبھی خیال بھی نہیں آیا۔

پچھلے دنوں کھیلوں کے تعلق میں جب کچھ مسلمان امرتسر میں گئے تو ان کے متعلق کہا گیا تھا کہ بعض شراب کے نشہ میں بُری حالت میں دیکھے گئے۔ یہ درست ہوگا لیکن اس واقعہ سے ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ مسلمان عام طور پر شراب خوری کرنے لگے ہیں۔

یہ درست ہے کہ اسلامی تاریخ سے پتا لگتا ہے کہ بعض متموّل اور درباری لوگ نبیذ کے رنگ میں شراب پیتے تھے۔ اسی ہندوستان میں خاص کر مغلیہ خاندان کے بعض شہزادے بھی اس سے پرہیز نہیں کرتے رہے لیکن خود ان باتوں کا تاریخ میں ذکر اس امر کا ثبوت ہے کہ مسلمان بحیثیت ایک قوم کے شراب خوری کے کبھی عادی نہیں رہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آجکل مغرب کے زیر اثر جتنے مسلمان شراب خوری کرنے لگے ہیں اتنے فی صدی تمام اسلامی تاریخ میں کبھی نہیں ہوئے۔ پھر بھی جیسا کہ ہم نے اُوپر کہا ہے موجودہ صورت میں بھی نوّے فی صدی مسلمان شراب استعمال نہیں کرتے خواہ وہ گرم ملکوں کے باشندے ہوں یا سرد ملکوں کے۔

اس تاریخی شہادت سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ سرد ملکوں میں شراب ضروری ہے وہ غلط کہتے ہیں اور یقیناً جو اقوامِ مغرب اس کی عادی ہیں وہ اگر چاہیں تو اس کو ترک کر سکتی ہیں۔

جب اسلام نے اس کو ممنوع قرار دیا تو تمام عرب شراب خوری کا عادی تھا۔ جب اس کی کلّی ممانعت کا حکم ہوا تو چند مسلمان ایک شادی کی تقریب میں شغلِ مے نوشی میں مصروف تھے۔ چنانچہ جب انہیں معلوم ہوا کہ ممانعت کا اعلان ہو رہا ہے تو ایک ہمراہی کو تحقیقات کے لئے بھیجا جا رہا تھا مگر شراب کا مٹکا اس کے جانے سے پہلے توڑ دیا گیا تا کہ اگر واقعی ممانعت ہو چکی ہو تو کسی جُرم یا گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔ اس سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ عرب اس کا استعمال کھلے طور پر کرتے تھے وہاں ان کی آئین پسندی بھی جو اسلام نے ان میں پیدا کر دی تھی واضح ہوتی ہے۔

دوسرے ملکوں کی طرح یورپ میں بھی شروع ہی سے شراب استعمال ہوتی چلی آئی ہے اور عیسائیت کے دور میں بھی پوری طرح قائم رہی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات پادری لوگ اسکی بُرائیاں بیان کر کے لوگوں کو ترک پر اُبھارنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور کم سے کم اعتدال کی تلقین کرتے رہے ہیں مگر اس کا کبھی کوئی نمایاں اثر ظاہر نہیں ہوا۔ عیسائیت سے بیزار ہونے کے بعد تمام یورپ میں آزادی کی رَو چل نکلی اور اس آزادی کا اثر شراب نوشی پر بھی ہوا اور لوگ زیادہ سے زیادہ اس کا استعمال کرنے لگے۔

اگرچہ تمام مغربی ممالک میں اسکا استعمال کثرت سے ہوتا ہے لیکن فرانس کو اس میں بھی امتیاز حاصل ہے۔ وہاں سُنا ہے کہ ہوٹلوں میں سادہ پانی شراب کی نسبت مشکل سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباس سے فرانسیسوں کی مے نوشی کا حال معلوم ہو سکتا ہے:۔

"شمالی افریقہ اور ہند چینی کے مسائل کی طرح فرانس کی حکومت کیلئے شراب نوشی کا مسئلہ بھی مستقل دردِ سر بنا ہوا ہے اور ماہرین کی تمام تر کوششوں کے باوجود مستقبل قریب میں اس مسئلے کا کوئی خوشگوار حل نظر نہیں آتا۔ کوئی زمانہ تھا۔ جب فرانس میں شراب کو مشروبِ لطیف کی حیثیت حاصل تھی اور اہلِ فرانس صرف کھانے کے ساتھ ہی شراب پیتے تھے۔ مگر اب شراب خوری فرانسیسی زندگی کا اس حد تک لازمہ بن چکی ہے کہ فرانسیسی اٹھتے بیٹھتے ساغر و مینا کا سہارا لینے پر مجبور رہیں.....

عام طور پر سبھی ملکوں میں بچوں کو شراب کا رسیا نہیں بننے دیا جاتا لیکن فرانس میں ہر ایک بچہ چلنا پھرنا سیکھنے سے پہلے ہی شراب کی لذّت سے روشناس ہو چکا ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد آہستہ آہستہ اس کا مذاقِ بادہ خواری ترقی کرتا جاتا ہے اور جوانی کو پہنچنے تک وہ سراپا نشہ بن چکا ہوتا ہے۔.....

ہر خاندان کی آمدنی کا دس فیصد حصہ شراب نوشی کی نذر ہوتا ہے۔ جب کہ امریکہ میں جہاں شراب نسبتاً مہنگی بھی ہے آمدنی کا ۴ فیصد حصہ شراب پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق فرانس میں ہر سال ۷۵ کروڑ پونڈ سے زائد رقم شراب نوشی پر خرچ کی جاتی ہے۔"

چارلس ڈکنز انگلستان کے مشہور ناول نویس نے اپنے ایک شہکار "دو شہروں کی کہانی" میں انقلاب کے زمانہ کا حال بیان کیا ہے۔ ایک جگہ عوام کی حالت بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں۔ کہ فسادات میں شراب کے مٹکے ٹوٹ کر شراب زمین پر بہتی تو عوام اس پر گرتے اور زبانوں سے چاٹتے تک چلے جاتے۔

جیسا کہ اُوپر کے اقتباس سے معلوم ہوتا ہے آج فرانس بھی اس لعنت کی بُرائیاں محسوس کرنے لگا ہے۔ امریکہ ممانعت کا قانون پاس کر کے شکست کھا چکا ہے۔ اور باوجود ڈاکٹروں اور سمجھدار لوگوں کے انتباہ کے مغربی اقوام میں یہ لعنت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور نظم و نسق کے ذمہ داروں کے شور سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب جرائم کی افزائش کا باعث ہو رہی ہے۔

یہ امر اور بھی افسوسناک ہے کہ مغربی اقوام اس بُرائی کو مشرق میں بھی تیزی کے ساتھ پھیلا رہی ہیں اور ڈر ہے کہ کوئی دن ایسا نہ آجائے کہ مشرق و مغرب "غرقِ مے ناب اولیٰ" کا ورد کرنے لگیں۔ اور تباہی کے کام کی تکمیل ایٹم بم سے پہلے ہی آبِ آتشیں کر دے۔

قانون ناکام ہو چکا ہے۔ عیسائیت اور سوائے اسلام کے نہ کسی دوسرے مذہب کو اس کے ساتھ دلچسپی ہے۔ عوام جو اس سے بچے ہوئے ہیں محض اب ایک رسمی سی بات رہ گئی ہے۔ پھر اس دشمنِ انسانیت سے جس نے تمام اقوام کو اس طرح قابو میں کر لیا ہوا ہے نجات حاصل کرنے کا کونسا ذریعہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سوال ایسا ہے جس کو انجمنِ اقوام متحدہ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مگر اس کا صحیح علاج وہی ہے جو اسلام نے کیا ہے۔

قائم مقام امیر کے متعلق ضروری اعلان

"میں چند دن کے لئے ربوہ سے باہر جا رہا ہوں"

یہ خاکسار چند دن سے بلڈ پریشر کی زیادتی اور نبض کی تیزی اور پاؤں کی ورم اور نقرس کی تکلیف میں مبتلا ہے اور ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت علاج اور آرام کی غرض سے کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر جا رہا ہے۔ میرے پیچھے عزیزم میاں ناصر احمد صاحب مقامی امیر ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ دوست جس طرح میرے ساتھ تعاون فرماتے رہے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر انکے ساتھ تعاون فرمائینگے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیماری اور پاکستان سے عارضی غیر حاضری کی وجہ سے جماعت اس وقت ایک خاص دور میں سے گذر رہی ہے اور ایسے اوقات میں طبعاً جماعت کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ امام الوقت کا بوجھ بھی ایک حد تک جماعت کے کندھوں کی طرف منتقل ہو جایا کرتا ہے پس میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ وقت میں احباب اپنے فرض منصبی کو پہچانتے ہوئے مرکز اور امیرِ مرکز کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کا طریق اختیار کرینگے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے بھی زیادہ سے زیادہ دعائیں کرینگے تا اللہ تعالیٰ حضور کو جلد تر کامل صحت عطا کرے اور حضور کے اس سفر کو ہر جہت سے برکت دیکر پوری کامیابی اور بامرادی کے ساتھ واپس لائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۸ جون ۱۹۵۵ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیروت میں تشریف آوری

احمدیان لبنان کی محبوب آقا سے ملاقات

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

تیس سال قبل

۱۲ رجولائی ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بمبئی سے انگلستان مذاہب عالم کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں حضور نے بلاد عربیہ۔ مصر۔ شام۔ لبنان اور فلسطین میں چند ایام قیام کیا۔ اس سفر کے ذریعہ ایک اہم پیشگوئی پوری ہوئی جس کا اظہار آج سے چودہ صدیاں پیشتر کیا گیا تھا۔ چنانچہ الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"ینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق" (مشکوٰۃ)

مندرجہ بالا حدیث کی ایک توجیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمائی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ میں یا خلفاء میں سے کوئی خلیفہ میرے بعد دمشق کا سفر کرے۔ (دیکھو حمامۃ البشریٰ)

آج سے تیس سال قبل جب حضور مع ایک قافلہ کے دمشق تشریف لائے۔ تو اتفاق سے حضور کا قیام اس وقت کے اچھے ہوٹل "سنٹرل" میں تھا۔ قیصر جرمن جب دمشق میں صلاح الدین ایوبی کی قبر کو دیکھنے کے لئے آیا۔ تو وہ بھی اسی ہوٹل میں مقیم ہوا کیونکہ یہ شہر کے وسط میں واقع ہے۔ اس ہوٹل کے سامنے ایک مسجد ہے۔ جسے جامع سنجقدار کہتے ہیں۔ اس میں سفید رنگ کا منارہ تھا مگر اب اس منارہ میں سفید اور سیاہ پتھر ہیں۔ کیونکہ فرانسیسیوں کی بمباری سے اس مسجد کا منارہ مسمار ہو گیا تھا۔

مجھ سے دمشق میں کئی معزز اشخاص نے یہ ذکر کیا کہ اس قافلہ والوں کا لباس اور روحانی چہرے انتہائی جاذب نظر تھے۔ اور اس وقت ہر شخص کی زبان پر اس قافلہ کا ذکر تھا اور شہر میں اس وقت غیر معمولی چرچا تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عرصہ قیام دمشق میں مبلغ بھیجنے کا عزم صمیم کر لیا۔ اور حضور نے مکرمی مولوی جلال الدین صاحب شمس کو دمشق کے لئے پہلا مبلغ روانہ فرمایا۔ یہ ایک طویل تاریخ ہے کہ احمدیت یہاں کن ادوار اور مراحل میں سے گذری اور گذر رہی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام" کی عملی تطبیق و تکمیل ہو چکی ہے۔ عرب ممالک میں سے شام۔ فلسطین۔ لبنان اور مصر میں باقاعدہ جماعتیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس وقت مندرجہ بالا الہام ہوا۔ اس وقت یہ ممالک ترکی حکومت کے ماتحت تھے۔ شام۔ لبنان۔ فلسطین اور اردن کی حکومتوں کے مجموعہ کا نام شام تھا۔ اور اس وقت ان تمام ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیوا موجود ہیں۔

تیس سال بعد دمشق اور بیروت میں دوبارہ آمد

اب جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ علاج کے لئے یورپ جا رہے ہیں۔ تو آپ سب سے پہلے کراچی سے دمشق کے فضائی مستقر پر اترتے ہیں اور حضور ایدہ اللہ کے سامنے شام اور فلسطین کے احمدی احباب موجود ہوتے ہیں۔ یہ واقعہ دیکھتے ہی ایک مومن کی زبان یہ کہہ اٹھتی ہے کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی تکمیل ہو چکی ہے۔ جس کی خبر آج سے نصف صدی پیشتر دی گئی تھی اور اس الہام کی تکمیل باقاعدہ جماعتی رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ مبارک میں ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اور ان ممالک میں مشنز کا قیام حضور کی خاص توجہ سے ہوا ہے۔

حضور نے ایک ہفتہ دمشق میں اس مرتبہ قیام کیا۔ بعد ازاں مورخہ ۷ رمئی ۱۹۵۵ء کی صبح کو دمشق سے بعلبک کی طرف روانہ ہوئے اور بعلبک کے آثار قدیمہ کو دیکھتے ہوئے بیروت کے لئے روانہ ہوئے۔

بیروت میں حضور کی آمد سے ایک دن قبل مکرمی چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بعض انتظامی امور کے لئے تشریف لے آئے تھے۔

چنانچہ بعض لبنانی اور فلسطینی احمدیوں نے حضور کا استقبال عالیہ کے صحت افزا پہاڑی مقام پر کیا۔ حضور کی کار اور دوسری مجلہ کاریں قافلہ کی ۱/۲ ۴ بجے دوپہر عالیہ کی بڑی سڑک سے بیروت کے لئے روانہ ہوئیں۔ یہ قافلہ عالیہ سے جاذبہ الشیاح الغبیری کے خوبصورت مضافات بیروت میں سے گزرتا ہوا بیروت شہر کے جنوبی حصہ سے داخل ہوا۔ اور سٹریوے روڈ کے راستہ سے بیروت کے بلند ترین محلہ "برج ابی حیدر" میں پہنچا ہے۔ یہ محلہ ساحل سمندر اور فضائی مستقر کے قریب ہی ہے۔ نیز بلند جگہ پر واقع ہونے سے آب و ہوا بھی اچھی ہے۔ یہاں حضور کا قیام ایک دوست کے مکان پر تھا جن کا نام السید محمد درخبانی ہے۔ اور یہ بلڈنگ ندیم جارودی کی ملکیت ہے۔ حضور اور قافلہ کی رہائش اس بلڈنگ کی تیسری منزل میں تھی۔

اہلاً و سہلاً و مرحبا

حضور کی پیشوائی اور ملاقات کے لئے لبنان کے احمدی دوست طرابلس اور برجا سے مع اپنے بچوں کے آئے ہوئے تھے۔ جونہی حضور کی کار دروازہ پر پہنچی دوستوں نے کہنا شروع کر دیا جاء مولانا الخلیفہ اور دوستوں نے حضور کو اہلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ حضور کی آمد ان ممالک میں غیر متوقع تھی۔ اسلئے دوستوں کو حضور کی ملاقات سے انتہائی خوشی تھی۔ اور سب دوست حضور کی صحت عاجلہ اور عمر طویل کے لئے دعا گو تھے

ڈاکٹری ہدایت کے پیش نظر حضور نے آتے ہی آرام فرمایا اور سو گئے۔ چائے نوشی کے بعد حضور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ دوستوں نے حضور کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضور نے بعض مقامی امور کے متعلق استفسار فرمایا۔ اور عاجز نے لبنان کے جملہ احباب کا تعارف حضور سے کرایا۔ تمام دوستوں نے حضور سے مصافحہ کیا حضور سے خواہش کی گئی کہ بیروت کے جانب جنوب ایک مشہور قصبہ برجا ہے اسجگہ پہلے صرف ایک احمدی تھا۔ مگر اب وہاں نئے دوست احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور بعض زیر تبلیغ ہیں۔ وہاں عاجز ایک چھوٹی سی بلڈنگ بنانے کی فکر میں ہے۔ اسلئے حضور اس مختصر سی عمارت کے بنیادی پتھر پر دعا فرمائیں

چنانچہ حضور نے اپنے دست مبارک سے ایک سفید پتھر پر لکھ کر طویل دعا فرمائی بعد ازاں جماعت بیروت کے جنرل سیکرٹری محمد توفیق الصفدی نے انتہائی مختصر ایڈریس حضور کی خدمت مبارک میں پیش کیا۔ جس میں حضور کی آمد پر جماعت نے اپنے آقا کو مرحبا کہا تھا۔ اور اپنے جذبات عقیدت کا اظہار کیا۔ حضور کی شفاء کاملہ کے لئے دعا کی۔ یہ مختصر مجلس برخاست ہوئی۔ تو دوستوں نے دوبارہ مصافحہ کیا۔ اور پھر حضور ساحل سمندر کی طرف تشریف لے گئے۔ اور بیروت جدیدہ کے بعض حصوں کو دیکھا مغرب کی اذان ہو چکی تھی۔ حضور سیر سے واپس تشریف لائے۔ اور حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ اور بعض نئے دوستوں کو مصافحہ کا موقعہ عطا فرمایا۔ ایک زیر تبلیغ عیسائی دوست کمیل شلوب نے بھی حضور سے مصافحہ کیا۔ چنانچہ اس شخص نے ایک دوست سے کہا

"واللہ! لقد انشرح قلبی من زیارۃ ھذا الشخص"

بخدا اس شخص کی ملاقات سے میرے دل میں انشراح پیدا ہوا ہے

روانگی

مورخہ ۸/۵ صبح ناشتہ کے بعد حضور ۱/۲ ۷ کے قریب فضائی مستقر کی طرف روانہ ہوئے۔ فضائی مستقر پر حضور کو فی امان اللہ کہنے کے لئے لبنانی فلسطینی اور شامی احباب موجود تھے بعض خواتین بھی موجود تھیں۔ فضائی مستقر پر ایک ناگوار حادثہ پیش آیا جب حضور فضائی مستقر پر پہنچے اور کار سے نکلنے لگے۔ تو حضور نے سہارا لینے کے لئے کار کے دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پکڑا۔ مگر ڈرائیور نے بے احتیاطی سے کام لیا اور بغیر دیکھے دروازہ کو جلدی سے بند کیا۔ جس سے حضور کی انگلی دروازے میں آ گئی۔ اور حضور کو سخت تکلیف ہوئی۔ مگر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اسی وقت انگلی پر پلاسٹر لگا دیا اور اپنا رومال پھاڑ کر پٹی کر دی۔

اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کا موقف
حقوق شہریت - آزادئ تبلیغ
اور
غیر مسلم مملکتوں میں اس کا متوقع ردّ عمل

(۲)

(۱) وجہ اول کا جواب یہ ہے۔ کہ رپورٹ اول سے آخر تک مولفین تبصرہ کی اس پیشکردہ وجہ کی تردید کر رہی ہے۔ فاضل جج علماء کے ان خیالات سے جو انہوں نے اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے موقف کے متعلق ذکر کئے قطعًا مخالف ہیں۔

مولانا عبد الحامد بدایونی سے عدالت نے یہ سوال کیا کہ کیا آپ اب تک پاکستان کے اس تصور سے اتفاق رکھتے ہیں۔ جو قائد اعظم نے دستور ساز اسمبلی کی تقریر میں پیش کیا تھا۔ اور جس میں انہوں نے کہا تھا کہ آج کے بعد صرف ایک پاکستانی قوم ہوگی۔ جس میں مسلم اور غیر مسلم شامل ہوں گے۔ ان سب کو مساوی شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ نسل مذہب اور مسلک کا کوئی امتیاز نہ ہوگا۔"

مولانا بدایونی نے اس کا یہ جواب دیا:۔

"میں اس اصول کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ تمام قوموں کو خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم مملکت کے نظم ونسق اور قانون سازی میں ان کی آبادی کے مطابق نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ غیر مسلم شعبہ فوج اور محکمہ عدالت میں نہ لئے جا سکیں گے۔ نہ وزیر مقرر کئے جائیں گے۔ اور نہ کسی اعتماد کے عہدے پر فائز ہو سکیں گے۔"

نیز کہا کہ موجودہ حالت میں پاکستان میں غیر مسلم قوموں کو شہریت کے کوئی حقوق حاصل نہ ہوں گے۔

ان علماء کی جنہوں نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ غلطی واضح کرنے کے لئے فاضل ججوں نے انتخاب خلیفہ اور اس کی بیعت اور خلیفہ کے ان اختیارات کا ذکر کیا ہے۔ جو جمہوریہ اسلامی کے دوران میں اسے حاصل ہوتے تھے اور بتایا ہے۔ کہ اس کا انتخاب بھی زمانہ حاضرہ کے انتخاب سے قطعًا مختلف تھا۔ اور صرف اسی کو حکومت کرنے کا حق ہوتا تھا۔

پھر مجلس شوریٰ کا ذکر کر کے فاضل ججوں نے لکھا ہے:۔

"اس نظام کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ کفار ان وجوہ کے ماتحت جو واضح تھے اور جن کے بیان کی حاجت نہیں اس مجلس میں دخل حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اور خلیفہ اپنے اختیارات کفار کو بالکل تفویض نہ کر سکتا تھا۔ وہ غیر مسلموں کو اہم عہدوں پر مقرر نہ کر سکتا تھا۔ نہ قانون کی تعبیر یا تنفیذ میں ان کو کوئی جگہ دے سکتا تھا۔ اور وضع قوانین کا کام ان کے سپرد کرنا تو قانونی اعتبار سے بالکل ہی ناممکن تھا۔" (رپورٹ ص۲۳۱)

مؤلفین تبصرہ نے یہ ذکر کر کے لکھا ہے:

"اور اس کے وہ دلائل اس قدر ظاہر و باہر ہیں۔ کہ بیان کی حاجت نہیں۔" (تبصرہ ص۱۱)

آخری فقرہ مؤلفین تبصرہ نے اپنی تنقید کو درست ثابت کرنے کے لئے بگاڑ کر اور اس کے اصل محل سے ہٹا کر لکھا ہے۔ رپورٹ کے اصل الفاظ کا وہی ترجمہ ہے۔ جو اوپر اردو رپورٹ سے لکھا جا چکا ہے۔

کہ کفار ان وجوہ کے ماتحت جو واضح تھے اور جن کے بیان کی حاجت نہیں۔ اس مجلس (یعنی خلیفہ کی مجلس شوریٰ - ناقل) میں دخل حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ انگریزی رپورٹ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"The Principal feature of this system was that the "Kuffar" for reasons which are too obvious and need not be stated could not be admitted to this Majlis"
Report P. 214

مولفین تبصرہ کے اس قسم کے تصرف سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے پیش نظر حقیقت بیان کرنا نہیں۔ بلکہ محض فاضل ججوں کی رائے کی مخالفت ہے۔ فاضل ججوں نے خلیفہ اور اس کے اختیارات کا ذکر کر کے علماء کو یہ بتایا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے حالات کو اس ابتدائی زمانہ کے حالات پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ پھر فاضل ججوں نے اپنی اصلی رائے ظاہر کی ہے۔

"آج مسلمان یاد ماضی کا لبادہ اوڑھے صدیوں کا کھاری بوجھ اپنی پشت پر لادے مایوس و مبہوت ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ اور فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ دونوں میں سے کس موڑ کا رخ کرے۔ دین کی وہ سادگی اور تازگی جس نے ایک زمانہ میں اس کے ذہن کو عزم مصمم اور اس کے عضلات کو لچک عطا کی تھی۔ آج اس کو حاصل نہیں ہے۔ اس کے پاس نہ فتوحات حاصل کرنے کے وسائل ہیں نہ اہلیت ہے۔ اور نہ ایسے ممالک ہی موجود ہیں۔ جن کو فتح کیا جا سکے۔ مسلمان بالکل نہیں سمجھتا۔ کہ جو قوتیں آج اس کے خلاف صف آرا ہیں۔ وہ ان قوتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ جن سے اس کو ابتدائے اسلام میں جنگ کرنی پڑی تھی۔ اور اس کے اپنے آباؤ اجداد ہی کی رہنمائی سے ذہن انسانی نے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں۔ جن کے سمجھنے سے وہ قاصر ہے۔ ۔۔۔ صرف ایک ہی چیز ہے۔ جو اسلام کو ایک عالمگیر تصور کی حیثیت سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اور مسلمان کو جو آج ضد و تضادات کا پیکر بنا ہوا ہے۔ دنیائے حال اور دنیائے مستقبل کا شہری بنا سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اسلام کی نئی تاویل و تشکیل دلیرانہ کی جائے۔ جو زندہ حقائق کو مردہ تصورات سے الگ کر دے۔۔۔ اگر جہاں ریتی کی ضرورت ہو۔ وہاں ہتھوڑا استعمال کرنا چاہیں گے۔ اور اسلام سے ان عقدوں کے حل کرنے کی توقع رکھیں گے۔ جن کو حل کرنا اس کا کبھی مقصود نہ تھا۔ مایوسی۔ نامرادی اور دل شکستگی برابر ہمارے شامل حال رہے گی۔ اور وہ مقدس دین جس کا نام اسلام ہے برابر زندہ رہیگا۔ خواہ ہمارے لیڈر اس کو نافذ کرنے کے لئے موجود نہ بھی ہوں۔ دین اسلام فرد میں۔ اس کے روح اور اس کے نقطہ نگاہ میں اور مہد سے لحد تک خدا اور بندوں کے ساتھ تعلقات میں زندہ ہے۔ اور زندہ رہے گا۔ اور ہمارے ارباب سیاست کو خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر احکام الٰہی ایک انسان کو مسلمان نہیں رکھ سکتے۔ تو ان کے قوانین یہ کام انجام نہیں دے سکتے۔" (رپورٹ صفحہ ۲۵۰ - ۲۵۱)

اس سے قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مولفین تبصرہ کا یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ "عدالت کے اپنے ٹھپے کا اسلام بھی وہی کچھ ہے جو علماء کے ٹھپے کا اسلام ہے۔"

(۲) دوسری وجہ کا جواب

مؤلفین تبصرہ کی دوسری پیش کردہ وجہ کا غلط ہونا ان فسادات سے ظاہر ہے۔ جو مشرقی اور مغربی پنجاب میں تقسیم ہند کے وقت ہوئے تھے۔ جب مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر سکھوں اور ہندوؤں نے مل کر حملے کئے۔ ان کی جائیدادوں کو لوٹ لیا۔ اور انہیں ان کے گھروں سے نکال دیا۔ تو مغربی پنجاب کے مسلمانوں نے مغربی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں سے اس کا بدلہ لیا تھا یا نہیں؟ حالانکہ وہ مظالم مغربی پنجاب کے سکھوں اور ہندوؤں نے نہیں کئے تھے۔ بلکہ ان کے مذہبی بھائیوں نے کئے تھے۔ اس قسم کے مبادلہ اور انتقام کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم (انعام ع ۱۳)

کہ تم ان معبودوں کو جنہیں لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں۔ برا بھلا نہ کہو۔ ورنہ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ بغیر سوچے سمجھے محض انتقام لینے کی خاطر اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیں گے۔

پس اس آیت میں اسی مبادلہ کا اصول بیان کیا گیا ہے۔ جس کا ذکر فاضل ججوں نے اپنی رپورٹ میں کیا ہے۔

(۳) تیسری وجہ کا جواب۔ دوسری وجہ کے جواب سے ظاہر ہے بدلہ کی صورت میں مذہبی معتقدات و عبادات کو اپنانا ضروری نہیں بلکہ اس سے صرف یہ مراد ہے۔ کہ جس طرح ان کے غیر مسلم قومی اور دینی بھائیوں کو مسلمانوں کی جمہوری حکومت میں مذہب کی بناء پر شہریت کے حقوق سے محروم کیا جاتا اور ذلیل و حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر مسلم ریاست بھی بدلہ کے طور پر مسلمانوں سے اپنی مملکت میں وہی سلوک کرنے کا حق رکھتی ہے۔

(۴) چوتھی وجہ کا جواب یہ ہے۔ کہ غیر مسلم حکومتوں کے نزدیک اسلامی ریاست کی قدر و قیمت جانچنے کا معیار لازمًا یہ ہوگا۔ کہ ان کے ہم قوم بھائیوں سے اسلامی حکومت میں کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ فطرتًا ہر قوم چاہتی ہے۔ کہ اس کا نظام حکومت میں حصہ ہو۔ اور جماعت اسلامی کے قیام کی غرض ہی مولانا مودودی صاحب نے یہ بتائی ہے۔ کہ حکومت کے اقتدار پر قبضہ کرنا۔ اور خدا کے باغیوں کو بذریعہ جنگ حکومت سے بے دخل کر کے خود حکمران بننا۔ (ملاحظہ ہو تفہیمات اور رسالہ حقیقت جہاد)

پھر مؤلفین تبصرہ کیونکر خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلامی حکومت کے غیر مسلموں سے ناپسندیدہ اور ظالمانہ رویہ کا نوٹس نہ لیں گی۔

(باقی)

پتہ مطلوب ہے

مولوی محمد عبد الخالق صاحب (ٹھیکیدار) آف کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ جو راولپنڈی میں پہلے کاروبار کرتے رہے ہیں۔ مجھے ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر یہ اعلان خود ان کی نظر سے گزرے۔ یا کسی اور دوست کو معلوم ہو۔ تو براہ کرم مجھے ان کا پتہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار خواجہ بشیر احمد ڈار احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳۔

زمیندار احباب سے گذارش

از مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ

امیر مقامی مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی ربوہ کی طرف سے اخبار الفضل مجریہ ۸ رمئی ۱۹۵۵ء میں ایک مضمون بعنوان "چندوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داری ــــ مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے" شائع ہوا ہے جس میں آنمکرم و محترم نے بروقت نہایت لطیف پیرائے میں احباب جماعت کو چندوں کی ذمہ داری کے متعلق توجہ دلائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اِن دنوں جب کہ فصل ربیع نکل چکی ہے اور زمیندار احباب فصل کا غلہ نکال کر اپنے گھروں کو لے جا کر اپنی سال بھر کی کمائی سے تسکینِ قلب پائیں گے اس موقع پر زمیندار طبقہ کے لئے بھی سنہری موقع ہے کہ وہ ایک تو چندہ جات اداکر کے ثواب حاصل فرماویں، اور دوسرے حضرت امیر مقامی مدظلہ العالی کے ارشاد پر لبیک کہہ کر اطاعتِ امیر کے ثواب سے مالا مال ہوں۔ اس موقع پر زمیندار احباب سے گذارش ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق کہ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ کہ فصل کاٹنے کے وقت ہی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو۔ ہر ایک احمدی بھائی کو جو زمیندار ہے چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں اپنے ذمہ کے چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ اور دیگر چندہ جات غلہ گھر لے جانے سے قبل کھلیانوں میں ہی ادا کریں تا خدا تعالیٰ کی طرف سے اس میں برکت ڈالی جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو مال اس کی راہ میں خرچ کیا جائے اس سے کمی واقع نہیں ہوتی۔ اور زمیندار احباب کے ایسا کر دینے سے انہیں دوہری تسکین حاصل ہوگی۔ جو یقیناً پہلی تسکینِ قلب سے بہت زیادہ پائیدار اور ہر حال میں افضل ہے۔ ادائیگی چندہ سے مال کی زیادتی کی مثال خدا تعالیٰ نے زمینداروں کے مناسبِ حال دے کر سمجھایا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

(سیپارہ ۳ رکوع ۳)

ترجمہ:۔ مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مانند مثال ایک دانے کے ہے جو اگائے سات بالیں اور ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

زمیندار بھائیوں کے لئے اس مثال کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے جبکہ وہ ہر فصل کے موقع پر خدا تعالیٰ کے فضل کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ تھوڑے سے دانے کھیتوں میں ڈال کر سو سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ گھر میں لاتے ہیں پس کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی سنتِ قدیمہ کے ماتحت صحیح نیت کے مالوں میں برکت نہ ڈالے۔ اور آخرت میں اجرِ عظیم کے وارث نہ بنائے۔

صحابہ کرامؓ کی مثالیں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنے مالوں کو دینِ الٰہی پر قربان کیا۔ نہ صرف مال بلکہ اپنی جانوں تک کو بھی بے دریغ پیارے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے قدموں میں لا ڈالا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کی مالی قربانیوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا۔ اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور انشراح کے مطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے مطابق علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہ کرامؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دینِ الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔" (منقول از اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ مجریہ ۱۵ ر جولائی ۱۹۰۳ء)

پس زمیندار احباب کو لازم ہے کہ وہ اس فصل ربیع پر اپنے ذمہ کا چندہ ادا کر کے اپنے اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے دروازہ کو اپنے پر کھلوانے کے لئے حتی المقدور سامان مہیا کرنا چاہیئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ کی اس خدمت کے متعلق فرمایا ہے:۔

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی رہ جائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔" (اشتہار تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۵۲)

غرض زمیندار احباب کا فرض ہے کہ وہ کھلیانوں پر ہی چندہ ادا کریں محصلین کو بھی اس بات کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے کہ وہ کھلیانوں پہ چندہ وصول کر لیں۔

اسی طرح "چندہ جلسہ سالانہ" کے متعلق بھی عرض ہے کہ سالِ رواں کے پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ باقی سات مہینوں تک انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ بھی ہوگا۔ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی اسی موقع پر ادا کرنے کی سعی فرماویں۔ تا جلسہ سالانہ سے قبل چندہ وصول ہو کر منتظمینِ جلسہ کے کام میں سہولت ہو۔

امید ہے احباب اور عہدیداران جماعت چندہ کی وصولی کا عزم بالجزم فرمائیں گے اور حضرت امیر صاحب مقامی مدظلہ العالی کے ارشادات کو عملی جامہ پہنا کر حضور کی دعاؤں کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین ✦

جلسہ سیرۃ النبی (صلے اللہ علیہ وسلم)

مورخہ ۳۰ رجون بروز جمعرات

حسب دستور مورخہ ۳۰ رجون ۱۹۵۵ء بروز جمعرات یوم سیرت النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) منایا جائے گا۔ احباب جماعت اپنی اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر کے اس مبارک تقریب کو پوری طرح منائیں۔ ان جلسوں میں حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں ✦

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر

امراء اضلاع صوبہ پنجاب کی طرف سے اظہارِ تعزیت

آج مورخہ ۵ر۶ کو امرائے اضلاع صوبہ پنجاب کا اجلاس زیرِ صدارت جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب منعقد ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

"تمام امرائے اضلاع (پنجاب) اپنے اس اجلاس میں مکرم محترم مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم رئیس التبلیغ سیرالیون مغربی افریقہ کی بے وقت وفات پر نہایت درجہ رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مولانا مرحوم نے جس اخلاص، بے نفسی اور جانفشانی سے افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کیا اور بالآخر اس کے لئے جان دیدی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کی بہترین تفسیر ہے:

ع اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں خاص جگہ دے اور ان کے پسماندگان خصوصاً ان کے بوڑھے والد جناب بابو فقیر علی صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔"

خاکسار (ڈاکٹر حافظ) مسعود احمد جنرل سیکرٹری سرگودھا ۶ر۶ر۵۵

حفاظ صاحبان اور جماعتیں رپورٹ بھجوائیں

جن حفاظ صاحبان کو رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لئے جماعتوں میں مقرر کیا گیا تھا۔ وہ اپنے کام کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ رپورٹ میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھا جائے۔ احباب جماعت کی تراویح میں قرآن کریم سننے کے متعلق دلچسپی۔ تراویح میں احباب کی حاضری۔ آخری عشرہ میں پہلے کی نسبت حاضری میں فرق۔ جماعت کا سلوک وغیرہ۔ جماعتوں کو بھی رپورٹ بھجوانی چاہیئے کہ انہوں نے کس صورت میں استفادہ کیا وغیرہ۔ یہ رپورٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر آنی چاہیئے۔ فقط

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ ۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کیلئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کیلئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس کرنے پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھکر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فیصدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہوگا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک باقساط بھی ادا کیا جاسکتا ہے لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائی سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جاکر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

اندریں حالات جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے لگ جائیں اور جتنی جلدی ہو سکے اتنی رقم فراہم کر دیں کہ اجناس اور دوسری اشیاء جن کے خریدنے کا اب موقعہ ہے ان کے لئے وہ رقم کافی ہو سکے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایاجات وصول کرنے ضروری ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے بقایاجات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

ضروری گذارش

رسالہ مصباح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا واحد مذہبی و قومی آرگن ہے۔ اس لئے تمام احمدی مستورات کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت میں کما حقہٗ حصہ لے کر مصباح کی قلمی و مالی مدد فرمائیں تاکہ رسالہ باحسن طریق پر فریضہ تبلیغ ادا کر سکے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتی ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے۔ اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیئے"

حضرت اقدس کے فرمان سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ قوم کی زندگی پریس کی مضبوطی میں مضمر ہے پس تمام بجنات کو چاہیئے کہ وہ ہر ممکن طریق سے اس کی اشاعت کو وسیع کرنے کی کوشش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ جبکہ سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ ہے۔

امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ

ولادت میرے خالو جان مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولود کو اللہ تعالیٰ درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

عبدالہادی ناصر جامعہ احمدیہ ربوہ

امانت خاص تحریک جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب نے اخبار الفضل میں بار ہا پڑھا ہوگا۔ ایسے وقت میں جب کہ ہمارا محسن لیڈر اور دنیا کی تمام رشتہ داروں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ خصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین اور درست بدعا بدرگاہ الٰہی ہے۔ ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔ دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقع پر امانت خاص تحریک جدید کی ایک مد کھول رکھی ہے۔ دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم کا موجب ہے۔ ہمیں روپیہ بھجوا دیں۔ ہم آپ کو حسابی پریشانیوں سے بچانے کے لئے فوراً ہی بذریعہ کارڈ بطور رسید رقم کے ملنے کی اطلاع بھجواتے رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سبکو حضور کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کسی بنک کا چیک یا ڈرافٹ بھجوا کر بھی حساب کھلوا سکتے ہیں۔ چیک یا ڈرافٹ افسر امانت تحریک جدید کے نام ہونا چاہیئے

نوٹ:۔ احباب اس امانت میں روپیہ بھجواتے وقت امانت خاص تحریک جدید کے الفاظ ضرور یاد رکھیں۔ (افسر امانت تحریک جدید)

محلہ دار النصر "ج" ربوہ اور اس کے قریبی محلہ جات (ا-ب-ج-د) میں مکانات تعمیر کرانے والے احباب متوجہ ہوں

محلہ دار النصر "ج" ربوہ اور اس کے قریبی محلہ جات (الف-ب-ج-د) میں مکانات تعمیر کرانے والے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آجکل اس محلہ میں نصب شدہ بھٹہ بی جدید باقاعدگی سے چل رہا ہے جس پر اس وقت کافی پختہ اینٹ جمع ہو چکی ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ اس بھٹہ کے قریبی محلہ جات میں مکانات تعمیر کرانے والے احباب جلد سے جلد امانت "بھٹہ بی جدید" میں رقوم جمع کروا کر اپنے لئے اینٹیں ریزرو کروالیں اور تعمیر کا کام جلد سے جلد شروع کرا دیں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ دفتر آبادی ربوہ کی طرف سے بھی فوری مکانات کی تعمیر کے نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس کے پیش نظر بھی احباب کو جلد سے جلد مکانات کی تعمیر کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور اپنے لئے اینٹیں ریزرو کرالینی چاہئیں۔ تاکہ اینٹیں ختم ہو جانے پر پھر انہیں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

ناظم جائداد ربوہ

دورہ انسپکٹر وصایا

جملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرانوالہ و ضلع سیالکوٹ کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر ہذا کی طرف سے ہر دو ضلعوں کے دورہ کے لئے چوہدری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا کو بھیجا جا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر ان کے کام میں ہر ممکن مدد فرما کر ممنون فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے نعم البدل

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی لڑکی بعمر تین ماہ مورخہ ۲ جون ۵۵ء کو بعارضہ سوء ہضم وفات پاگئی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو صبر کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین سلطان احمد پیر کوٹی

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار پندرہ بیس دن سے بعارضہ آنکھوں پر پھنسیاں نکلنے کے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ میری صحت کاملہ و عاجلہ اور خادم دین بننے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خلیل احمد لنگر خانہ ربوہ

(۲) عاجز کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین شاہد عبدالکریم خان کاٹھگڑھی۔ سیالکوٹ

(۳) خاکسار کو آجکل نئے کام کے سلسلے میں چند مجبوریاں درپیش ہیں۔ نیز والد صاحب کاروبار کے سلسلے میں پریشان ہیں۔ تمام احباب سے نیز درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ہماری مشکلات کے دور ہونے کیلئے دعا کریں۔ بشیر علی ظفر جالندھری

سرحدی قبائل پاکستان کے وفادار ہیں

پاکستان اور افغانستان کے تنازعہ پر لنڈن ٹائمز کا تبصرہ

لنڈن ۸ر جون۔ مشہور برطانوی اخبار "لنڈن ٹائمز" نے لکھا ہے کہ سرحدی قبائل پاکستان کے وفادار ہیں اور وہ پاکستان کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔ ٹائمز نے لکھا ہے کہ اگر پاکستان آمد و رفت پر پابندی عائد کر دے تو افغانستان میں اندرونی خلفشار پیدا ہو جائے گا۔

"ٹائمز" نے لکھا ہے کہ کابل اور دہلی کے ریڈیو سٹیشنوں سے پاک افغان سرحد کے بند ہونے کی جو اطلاعات نشر ہو رہی ہیں وہ غلط ہیں۔ یہ سرحد کھلی ہوئی ہے اور اس پر عید کے سوا ہر روز باقاعدگی سے ٹریفک جاری رہا۔ امید ہے اگر افغانستان میں اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ کیا گیا جو کابل۔ قندھار اور جلال آباد میں ہوئے تھے۔ تو پاکستان یہ سرحد بند نہیں کرے گا۔ لیکن اگر کشیدگی بڑھ گئی تو ہو سکتا ہے کہ دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات ختم ہو جائیں۔ ٹائمز نے لکھا ہے کہ حالات کچھ بھی ہوں پاکستان کراچی کے راستے افغانستان کو سامان کی ترسیل بند نہیں کرے گا۔

دوسری طرف افغان حکومت بھی اس معاملہ میں پاکستان کی دشمنی مول نہیں لے سکتی۔ کیونکہ موجودہ حالات میں روس سے تجارتی تعلقات بڑھانے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور یقیناً حکومت پاکستان بھی اس بات کی خواہشمند نہیں ہے کہ روس اور افغانستان کے تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں۔

پانچ سو سے زائد اکالی گرفتار

نئی دہلی ۸ر جون۔ گورو ہرگوبند سنگھ کے سالگرہ کے موقع پر کل رات مشرقی پنجاب کے تین مختلف شہروں میں پانچ سو سے زائد اکالی پنجابی صوبہ کے حق میں نعروں پر پابندی کے خلاف ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے۔

وزارت خارجہ کے سیکرٹری سے ملاقات

کراچی ۸ر جون۔ مصر کے نئے وزیر مملکت کرنل انور السادات نے کل ایک گھنٹہ تک وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر رحیم سے ملاقات کی۔ مصر نے پاکستان اور افغانستان میں کشیدگی دور کرانے کی جو پیشکش کی ہوئی تھی کرنل سادات اسی سلسلہ میں کراچی آئے ہوئے ہیں۔

ماسکو میں فضائی مظاہرہ

ماسکو ۸ر جون۔ ماہ رواں میں یوم فضائیہ کے موقع پر ماسکو میں فضائی طاقت کا بہت بڑا مظاہرہ ہوگا۔ ابھی اس یوم کی تاریخ نہیں بتائی گئی۔ گذشتہ سال یہ ۲۰ر جون کو منایا گیا تھا۔ مغربی مبصرین کا خیال ہے کہ اس فضائی مظاہرے میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو بھی مدعو کیا جائے گا اور اس میں عوام کو نئی قسم کے ہوائی جہاز دکھائے جائیں گے

اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی

نیویارک ۸ر جون۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے تجویز کیا ہے کہ یہ سوال فی الحال ملتوی کر دینا چاہیئے کہ اقوام متحدہ پر نظر ثانی کیلئے کانفرنس کب منعقد کی جائے۔ اقوام متحدہ کے منشور کی شرائط کے تحت آئندہ ستمبر میں منعقد ہونے والے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں مذکورہ کانفرنس کے انعقاد کا سوال زیر بحث آنے والا ہے۔

سیٹو کے سیکرٹریوں کا اجلاس

بنکاک ۸ر جون۔ کل یہاں جنوب مشرقی ایشیا کے معاہدہ میں شریک ممالک کے سیکرٹریوں کا اجلاس ہوا جس میں ہونے والے اجلاس کی تیاریوں کے متعلق بات چیت کی گئی ہے۔

اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کا مسئلہ

لنڈن ۸ر جون۔ توقع ہے برطانیہ امریکہ کو یہ تجویز پیش کرے گا کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے لئے جلد سے جلد کوئی قدم اٹھایا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو کے خاص ایلچی مسٹر کرشنا مینن اور برطانوی لیڈروں میں ان دنوں لنڈن میں جو بات چیت ہو رہی ہے اس میں چین کی اقوام متحدہ میں شمولیت کے مسئلہ پر خاص طور پر غور کیا جا رہا ہے۔ خیال ہے سان فرانسسکو میں اقوام متحدہ کی سالگرہ کی تقریبات کے موقع پر برطانوی اور فرانسیسی وزرائے خارجہ نیویارک میں مسٹر ڈلس سے اس سلسلہ میں بات چیت کریں گے۔

برطانوی دارالعوام کا پہلا رسمی اجلاس

لنڈن ۸ر جون۔ کل انگلستان کے نئے دارالعوام کا پہلا رسمی اجلاس منعقد ہوا۔ ریلوے کے ستر ہزار ڈرائیوروں اور فائرمینوں کی ہڑتال نے سر انتھونی ایڈن کے فتح یاب قدامت پسندوں کو مغموم کئے رکھا۔ حکومت اور حزب اختلاف دونوں ملک کی خوشحالی پر ہڑتال کے اثرات اور صنعتی بحران سے پیدا ہونے والی بے کاری سے سخت پریشان ہیں۔

سپیکروں پرانے رواج کے مطابق مسٹر ولیم ایس موریسن کو متفقہ طور پر دوبارہ سپیکر منتخب کر لیا گیا۔ آپ ۱۹۵۱ء سے دارالعوام کے سپیکر چلے آ رہے ہیں۔ سپیکر کے انتخاب کے بعد اجلاس کل تک ملتوی کر دیا گیا

میری حکومت صنعتوں کی ہر ممکن حفاظت کرے گی

مشرقی بنگال کے نئے وزیر اعلیٰ مسٹر سرکار کا اعلان

ڈھاکہ ۸ر جون۔ مشرقی بنگال کے نئے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے صنعت کاروں کو یقین دلایا ہے۔ کہ ان کی حکومت صوبہ میں صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ اور ان کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔ مسٹر سرکار نے کہا۔ کہ کارخانہ داروں اور مزدوروں میں جو اچھے تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ صوبائی حکومت انہیں برقرار رکھنے کی کوشش کرے گی۔ اور اس میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی۔ اخباری نمائندوں کے ساتھ ملاقات چیت کے دوران صوبائی وزیر اعلیٰ نے صنعت کاروں کو یقین دلایا۔ کہ ان کی حکومت صنعتوں کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کرے گی۔ اور کسی طرف سے کسی قسم کی مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ایک سوال کے جواب میں مسٹر سرکار نے بتایا کہ وہ بعض سیاسی نظر بندوں کی فائلوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ اور مطالعہ کے بعد ان کی رہائی کے بارہ میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ نے یقین دلایا کہ سیاسی نظر بندوں کی رہائی پر میں سب سے پہلے توجہ دوں گا۔ مسٹر سرکار نے کہا۔ کہ وہ پریس کی آزادی میں مکمل یقین رکھتے ہیں۔ اور ان کی یہ خواہش ہے کہ پاکستان کا پریس ایک نڈر دیانتدار اور سچے ادارے کی حیثیت سے کام کرے۔

فلپائن کی مساجد کیلئے مالی امداد

کرنل ناصر کا اعلان

قاہرہ ۸ر جون۔ وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبد الناصر نے فلپائن کے مسلمانوں کو تین ہزار سٹرلنگ کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ امداد ان مساجد کی مرمت کے سلسلے میں دی جائے گی۔ جن کو حالیہ زلزلہ سے نقصان پہنچا ہے۔ اس کا اعلان مصر کے مذہبی امور کے وزیر شیخ احمد حسن الباقوری نے اس وقت کیا۔ جبکہ وہ قاہرہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر کامل کے ساتھ اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے منیلا روانہ ہو رہے تھے۔

صدر سوکارنو مصر جائیں گے

قاہرہ ۸ر جون۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے وزیر اعظم مصر کی یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ کہ ۲۳ر جولائی کو انقلاب مصر کی تیسری سالگرہ کی تقریبات میں شرکت کریں۔ قاہرہ سے صدر سوکارنو حج بیت اللہ کے لئے جائیں گے۔ کل مصر سے روانہ ہوتے ہوئے انڈونیشیا کے سفیر مسٹر عبد القادر نے کہا۔ مصر پہلا ملک تھا جس نے انڈونیشی جمہوریہ کو تسلیم کیا تھا۔ اگرچہ میں مصر میں اپنے ملک کا سفیر نہیں رہوں گا۔ مگر انڈونیشی وزارت خارجہ میں افریقی اور مشرق وسطیٰ کے امور کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے دونوں حکومتوں کے برادرانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط بنانے میں کوشاں رہوں گا۔

برطانیہ میں کپڑے کی پیداوار میں زبردست کمی

مانچسٹر ۸ر جون۔ ۳۰ر اپریل کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ میں ہر قسم کے کپڑے کی اوسط پیداوار گذشتہ برس کی ہفت روزہ پیداوار سے تقریباً ۵ لاکھ گز کم رہی ہے۔ پیداوار ۵۳۵۱۰۰۰ گز سے کم ہو کر ۲۰۰۰۰ ۸۳ گز رہ گئی ہے۔ ان دونوں اعداد میں ایسٹر کی تعطیلات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ۳۰ر اپریل کو ختم ہونے والے پانچ ہفتوں کے دوران تقریباً ۶ کروڑ گز کپڑا تیار ہوا۔

بھارت اور سویڈن کا معاہدہ

نئی دہلی ۸ر جون۔ بھارت اور سویڈن کے درمیان ایک نئے تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جو دو سال کے لئے ہوگا۔ اس معاہدہ کی رو سے بھارت سویڈن کو سوتی کپڑا۔ پٹ سن کا سامان۔ چمڑا۔ چائے۔ تمباکو اور کوئلہ برآمد کرے گا۔ اور بھارت سویڈن سے اخباری کاغذ۔ مشینی اوزار اور بجلی کا سامان درآمد کرے گا۔

۱۶ ہزار جرمن نوجوانوں کا اغوا

برلن ۸ر جون۔ مغربی برلن نے ۱۶ ہزار جرمن نوجوانوں کے اغوا کی دسویں سالگرہ منائی۔ یہ اغوا کمیونسٹوں نے کیا تھا۔ اور ان میں سے اب تک صرف ۸۰۰ اپنے گھروں کو واپس آئے ہیں۔ اس موقعہ پر ریڈیو برلن نے ایک خاص پروگرام نشر کیا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ ان میں سے جو لوگ روس سے آئے تھے۔ وہ اپنے ساتھ بیشمار ساتھیوں کی موت کی خبر لائے تھے۔

دعاوی فارم اردو میں

کراچی ۸ر جون۔ مرکزی وزارت مہاجرین و بحالیات نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں چھوڑی ہوئی املاک کے دعووں کے فارم اور شیڈول انگریزی کے علاوہ اردو میں بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔

مبلغین اسلام کے اعزاز میں وکالتِ تبشیر کی طرف سے استقبالیہ تقریب

گولڈ کوسٹ اور ماریشس میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات

بقیہ صفحہ اول

وہاں تبلیغ اسلام کے نہایت، ایمان افروز حالات سنائے۔ آپ نے بتایا۔ کہ برصغیر ہند وپاکستان کے بعد گولڈ کوسٹ ان خوش قسمت ممالک میں سے ایک ہے۔ کہ جہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی بڑی منظم جماعتیں قائم ہیں، اور جو اخلاص وعقیدت اور ادائیگی فرض کے لحاظ سے کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ وہاں احمدی مبلغین عیسائی مشنوں کے مقابل پر اسلام کا بول بالا کرنے کے سلسلے میں جو خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دوران تقریر میں آپ نے اس پر بھی روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آپ نے بتایا۔ کہ وہاں بفضلہ تعالےٰ جماعت کے زیر انتظام ایک ہائیر سیکنڈری سکول اور دس ابتدائی سکول قائم ہیں۔ جو اساتذہ کرام اور جماعت کے باہمی تعاون سے نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔

ماریشس میں پیغام حق کی اشاعت

مکرم حافظ بشیر الدین صاحب نے ماریشس کے احمدی احباب کی طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچانے کے بعد اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا، کہ وہاں کے ذی اثر اور تعلیم یافتہ لوگ جماعت کی اسلامی خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ واپس آنے سے کچھ عرصہ قبل جب آپ وہاں کی مسلم لیگ کے صدر سے ملنے گئے۔ تو دوران گفتگو میں انہوں نے کہا، کہ دنیا خواہ کچھ بھی کہے! لیکن اس وقت دنیا بھر میں خدمتِ اسلام کا جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ وہ اسلام کی تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھا جائیگا۔ اور دنیا کا کوئی مورخ اسے فراموش نہیں کر سکے گا۔

دنیا کے کناروں تک

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ ماریشس کو حضرت مسیح موعودؑ کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اور یہ کہ مصلح موعود "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" سے ایک خاص تعلق ہے۔ یوں تو اس الہام کے تحت کرہ ارض کے تمام ممالک آجاتے ہیں۔ اور ان میں ماریشس بھی شامل ہے۔ لیکن ماریشس میں ایک جگہ ہے جس کا نام ہے "Au bau du mondre" اس کے معنی ہیں "دنیا کا کنارا۔" یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ ماریشس ان علاقوں میں سے ہے۔ کہ جہاں احمدیت کی تبلیغ ابتداء میں پہنچی۔ اور وہاں اللہ تعالےٰ نے شروع ہی میں ایک مخلص جماعت عطا کی۔ جو بفضلہ تعالےٰ برابر ترقی کر رہی ہے۔ آپ نے کہا یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا چرچا حضور علیہ السلام کے زمانے میں ہی وہاں کے اخباروں میں ہونا شروع ہو گیا تھا۔ لیکن وہاں پہلی بیعت ۱۹۱۲ء میں ہوئی۔ اور وہ بھی اس طرح کہ حضور علیہ السلام کے جاری کردہ رسالے "ریویو آف ریلیجنز" کے ذریعہ وہاں ایک شخص کو احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی، اور وہ ۱۹۱۲ء میں خط کے ذریعہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ اس کے ذریعہ وہاں جماعت بنی اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے خلیفہ منتخب ہونے کے بہت تھوڑا عرصہ بعد یعنی ۱۹۱۵ء میں انہوں نے مرکز سے مبلغ مانگا۔ تاکہ وہ منظم طریق پر تبلیغ اسلام کا کام کر سکیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم کو بھیجا۔ اور اس طرح یہ دونوں الہام کہ (۱) "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور یہ کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" ایک طور پر احمدیت کے ابتدائی زمانہ میں ہی پورے ہو کر ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔

صاحب صدر کا حاضرین سے خطاب

آخر میں صاحب صدر مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور پھر آپؐ کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ مبارک میں تبلیغ کا فریضہ مرکزی تنظیم کے تحت جس انہماک اور شد ومد کے ساتھ ادا کیا گیا۔ اور اس کے نتیجہ میں جس طرح دور دراز علاقوں تک اسلام کا پیغام پہنچا اسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس دور کی تبلیغی جدوجہد پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ لیکن اس دورِ سعادت آثار کے بعد منظم تبلیغ کا یہ سلسلہ جاری نہ رہا۔ اور حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ اس کی جگہ بعض نہایت عظیم سیاسی مہمات نے لے لی۔ ان میں سے تین مہمات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول سپین کی مہم۔ دوم سسلی کی مہم۔ سوم سندھ کی مہم جو محمد بن قاسم کے ذریعہ انجام کو پہنچی۔ ان مہمات کے ذریعہ نہایت عظیم الشان اسلامی سلطنتیں قائم ہوئیں۔ اور ان علاقوں میں اسلام اور اس کی تہذیب کو بے انتہا فروغ حاصل ہوا۔ بالخصوص سپین اور سسلی میں مسلمان صدیوں تک حکمران رہے۔ یہ مہمات بہرحال سیاسی مہمات تھیں۔ اور اگرچہ ان علاقوں کے سابق حکمرانوں نے خود ایسے حالات پیدا کئے کہ مسلمانوں کو جائز طور پر ان مہمات پر روانہ ہونا پڑا۔ لیکن پھر بھی مرکزی تنظیم کے تحت انجام پانے والی منظم تبلیغ سے ان کو تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے حالات میں کہ جب تبلیغ اسلام کی کوئی مرکزی تنظیم باقی نہ رہی تو اللہ تعالےٰ نے انفرادی طور پر بعض لوگوں کے دلوں میں تبلیغ اسلام کی ایک نہ ختم ہونے والی تڑپ پیدا کر دی اور مسلمان تاجروں کے دلوں میں یہ القاء فرمایا کہ وہ دور دراز ممالک میں تجارت کرنے کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور انہیں حق قبول کرنے کی سعادت سے بہرہ مند کریں۔ چنانچہ ہندوستان ملایا۔ انڈونیشیا اور چین وغیرہ میں انہی انفرادی کوششوں کے نتیجہ میں اسلام پھیلا اور اس شان سے پھیلا کہ ملک کے ملک حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

انفرادی مساعی

تبلیغ اسلام کی ان وسیع الشان انفرادی کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ عجیب اتفاق ہے کہ جن علاقوں میں ان انفرادی کوششوں کے نتیجے میں اسلام پھیلا وہاں آج دم تک اسلام قائم ہے اور اس شان سے قائم ہے کہ مسلمان وہاں بھاری اکثریت میں ہیں۔ اس کے برخلاف اس کے سپین اور سسلی وغیرہ میں جہاں اسلام سیاسی مہمات کے بعد پھیلا اور اس حال میں پھیلا کہ وہاں صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت قائم رہی آج ایک مسلمان بھی موجود نہیں ہے ان ممالک سے اسلام کا اس طرح اخراج یونہی نہیں ہے اس میں بھی ایک حکمت کارفرما نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے سیاسی مہمات کی آڑ لے کر یہ الزام لگایا تھا کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی مشیت کے تحت وہ علاقے اسلام کے روحانی ورثہ سے محروم کر دیئے گئے۔ اب اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ مرکزی تنظیم کے تحت تبلیغ اسلام کے ایک نئے دور کی بنیاد ڈالی ہے۔ اب خدا تعالےٰ دنیا پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ ان علاقوں میں اسلام خالص تبلیغی جدوجہد کے نتیجے میں دوبارہ پھیلے گا۔ اور اس شان سے پھیلے گا کہ پھر وہاں وہ مٹائے بھی نہیں مٹ سکے گا۔ اور مخالفین اسلام پہلے کی طرح حاشیہ آرائی کرتے ہوئے سیاسی مہمات کی آڑ لے کر یہ الزام لگانے کی جرأت نہ کر سکیں گے کہ نعوذ باللہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا دخل ہے۔ پس آج احمدی نوجوانوں کا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے موجودہ دور میں تبلیغ اسلام کی خاطر دنیا کے کناروں تک پہنچنا جہاں ان کے اپنے لئے ایک بہت بڑی سعادت ہے وہاں قومی لحاظ سے یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں آگے آ کر عالمی تبلیغ کے میدان میں قرون اولیٰ کی شاندار روایات کو ایک دفعہ پھر زندہ کر دکھائیں۔ یہ مبارک تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی جو صاحب صدر نے کرائی۔